اندھیرے سے روشنی تک

ایک خاندان کے اہل حدیث ہونے کا واقعہ

ایک بہن

یہ ایک بہت عجیب اور گہری کہانی ہے جس سے میں خود بھی حیران ہوتی ہوں کہ رب اے اللہ تو نے ہمیں کتنی گہری دلدل سے نکالا ہے اگر ہم سب اللہ کی ذات کا شکر ادا کرنے بیٹھیں تو دن سے رات اور رات سے دن ہو جائے لیکن اس عظیم مالک کائنات کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی واقعی اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان سچا ہے :

والذین جاھدوا فین لنھدینھم سنلنا القرآن

اب میں اپنی داستان جو کہ عام داستانوں عام کہانیوں سے بہت مختلف ہے بیان کرتی ہوں ہم ماشاء اللہ چھ بہن بھائی ہیں جن میں سے بڑے بھائی شروع سے تقریبا دین کی طرف تھے۔لیکن یہ الگ بات تھی کہ ہمیں صحیح اور غیر صحیح کاموں کی حقیقت کا علم نہیں تھا کہ ہمارا اصل دین کیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں۔اصل علم اصل دین تو یہ ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

حقیقت میں ہم ان لوگوں میں شامل تھے جس کے بارے اب میں بھی کہوں گی کہ یہ لوگ جہالت میں پڑے ہیں ہم ہر وہ کام کرتے تھے جو اب ہمیں پڑھ کر علم ہوا کہ بدعت ہیں ناجائز ہیں اللہ کو سخت ناپسند ہیں ہم ہر ماہ گیارہویں کا ختم پڑتے جوش وخروش سے دلایا کرتے تھے۔اور رات گئے تک ہمارے گھر میں سے لوگ تبرک کے طور پر کھانا کھانے کیلئے آتے لنگر کبھی دال روٹی ہوتا اور کبھی چاول ہر گیارہویں کو تمام عورتوں کو محلے سے اکٹھا کر کے سپارے پڑھانے بھی لازمی سمجھتے تھے۔اگر چہ نماز کی کوئی فکر نہ ہوتی تھی۔جمعرات کو ہمارے گھر میں باقاعدہ آدمیوں کا اکٹھ ہوتا اور بلند بلند آواز سے اللہ کا ذکر ہوتا۔

میرے ابو جان دم وغیرہ کرنے میں بھی بہت مشہور تھے جن میں شرکیہ الفاظ شامل تھے جو کبھی کبھار میں بھی اپنے ابو سے سنا کرتی تھی اور جس کا کوئی پیر نہ ہوتا اس کو بھی اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے خود میرے ابو جان کے پیر تھے جن کے ہاں وہ ہر سال حاضری دیا کرتے تھے کونڈوں کا ختم ساری ساری رات حلوہ پوری کے انتظام میں گذر جاتی تھی۔قصے کہانیاں جو حضرت بی بی فاطمہؓ کی طرف منسوب تھیں پڑھتے پڑھاتے تھے۔

ہم مزاروں پر جایا کرتے تھے۔لیکن ایک دفعہ میرے پاؤں میں پھنسی نکلی جس سے مجھے کافی تکلیف تھی لیکن وہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی تب میری امی جان نے من ت مانی کہ سلطان باہو میں جھاڑو چڑھاؤں گی تب میں محلے کی عورتوں کے ساتھ جھاڑو چڑھانے گئی تھی۔(استغفر اللہ)

ہمارے ننھیال اور ددھیال سب اسی لائن پر تھےلیکن ہمارا گھر ان سب سے پیش پیش تھا اب آہستہ آہستہ میں بڑی کلاس یعنی دسویں میں ہو گئی مجھے مدرسے میں پڑھنے کا شروع سے ہی شوق تھا اب اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ سال بیت گیا اور گھر میں سے بڑے بھائی کے دل میں پتہ نہیں کیا آئی کہ وہ سبز پگڑیوں والے گروہ کے ساتھ ہوئے۔پھر ان سے خاکی رنگ کی پگڑیوں والوں کے ساتھ گئے حتی کے مختلف جماعتوں کے ساتھ نکلے لیکن سکون قلب عطا نہ ہوا۔

اسی دوران میں سکول سے فارغ ہو گئی۔تب میں نے دیکھا کہ بھیائی جان کی دوستی کچھ موحد لوگوں کے ساتھ ہے جس کا تعلق اہلحدیث جماعت سے ہے اسی دوران میں اپنی ایک سہیلی کو ملی تو وہ اہلحدیثوں کے گھر میں ترجمہ تفسیر پڑھتی تھی۔تب میں نے امی کو ساتھ لیا اور میں بھی ترجمہ پڑھنے کیلئے چلی گئی۔

اصل میں حقیقت یہ تھی کہ ہم وہابی لوگوں کے کردار اوصاف عقائد کو بالکل نہیں جانتے تھے اب کافی دیر تک بھائی اپنے ان دوستوں کے ساتھ بیٹھتے تھے اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے تب کچھ کچھ تبدیلی گھر میں آنا شروع ہو گئی۔سب سے پہلے تو نماز سنت نبوی کے مطابق ہوئی اس سے قبل ہمارے گھر میں بخاری جیسی عظیم کتاب آئی جس کا ہمیں سرے سے علم نہیں تھا کہ یہ کیا چیز ہے۔اس میں کیا ہے۔بھائی اس کیساتھ ساتھ اور بھی کتابیں لانے لگے۔اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ یہ ہوا کہ اب ہم سب بہن بھائی ٹی وی کے شیدائی تھے اب بھائی نے فیصلہ کیا کہ ابو جی ٹی وی کو گھر سے نکال باہر کیا جائے اور خود میں جو بیان کر رہی ہوں سب سے آگے بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے والی تھی۔جبکہ مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔

ان بطش ربک لشدید (القرآن)

تب اس کو نکالنے میں کسی نے بھی چوں نہ کی جب میں اللہ کا قرآن سمجھ کے ساتھ پڑھنے لگی اب اس